مفہوم ولایت فقیہ

ڈاکٹر سید علی سلمان رضوی

ولایت فقیہ کا مفہوم وحدت اسلامی کے لیے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔جب تک ہر ملک وقوم سے تعلق رکھنے والا مسلمان نسل انسانی و جغرافیائی تفریق کی پرواہ کیے بغیر ایک ہی پلیٹ فارم پر ایک ہی پرچم تلے جمع نہ ہوں گے اسلام اور مسلمانوں خاص طور پر مسلمان ملکوں سے استعماری سایہ مفقود نہ ہوسکے گا ،استعماری مقاصد کی تکمیل کے لیے خود اسلامی ملکوں اور معاشروں میں استعماری ایجنٹ گھسے ہوئے ہیں اور ہمیں ان سے ہوشیار رہنا چاہیے اورحتی الامکان ان کو اپنے معاشرے سے نکال باہر کر دینا چاہیے۔خصوصاً استعماری سیاستدان اور استعماری مولوی نما طبقے سے عوام کو روشناس کرانا بے حد ضروری ہے۔ یہ دونوں گروہ ولایت فقیہ کے مخالف ہیں۔ خاص طور سے دوسرا گروہ اسلام اور مسلمانوں کے لیے زیادہ خطرناک ہے۔ استعماری مولوی مسجد، منبر اور مدرسہ نیز قضاوت غرض تمام عوامی ٹھکانوں پر قبضہ کرکے ان کی فکروں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے چلے آرہے ہیں۔

یہ انھیں کی سازش اور پروپگنڈہ کا اثر تھا کہ مدرسوں ،کالجوں اور یونیورسٹیوں میں یہ تعلیم عام تھی کہ اسلام کے پاس اپنا کوئی حکومتی نظام نہیں ہے۔ مسجد اور اماماڑوں کے منبروں سے آواز سنائی دیتی تھی کہ اسلام اصول و احکام محض انفرادی شخصیت سازی کے لیے ہے، اجتماعی امور میں دخل اندازی کی کیا ضرورت ہے۔ خاموشی سے ظلم وستم برداشت کیے جانے کا نام صبر وتحمل اور غربت و افلاک کی زندگی بسر کرنے کا نام زہد و پارسائی ہوگیا تھا۔ دنیا کی پریشانی آخرت کے آرام کا پیش خیمہ بتاکر مسلمانوں کی فعالیت اور قوت تحریک کو زندہ درگور کر دیا گیا تھا۔لیکن آج ایران کی اسلامی حکومت نے اپنے اہم کارنامے کے ذریعے دنیا پر یہ واضح کر دیا کہ اسلام کے پاس نہ صرف ایک جائز حکومت موجود ہے بلکہ انسانی زندگی اور موت سے متعلق تمام فردی و اجتماعی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایک بہترین اورکامل ترین نظام ہے جوکسی بھی ترقی یافتہ نظام کے مقابلے میں پیش کیا جاسکتا ہے۔

ہمارا عملی فریضہ ہے کہ ہم سب مل کر اسلامی نظام حیات کی ترویج وحمایت کریں اور اگر عملی

طور پر کوئی اقدام نہیں کر سکتے ہیں تو فقط زبان ہی سے ولی امر مسلمین جہان کی حمایت کریں۔

ولایت کا مفہوم اتنا عام و سادہ ہے اور اس کے معنی میں اس قدر وسعت ہے کہ اس کا انکار ناممکن ہے۔ جس طرح وقف کے متولی کی ولایت کسی مخصوص وقف پر، متولی وقف کی ولایت اموال موقوفہ پر، باپ دادا کی ولایت نابالغ بچہ یا دیوانہ پر ہوتی ہے اسی طرح وسیع پیمانے پر ولی امر مسلمین کی ولایت اسلامی معاشرہ اور مسلمانوں پر ہوتی ہے۔ولایت جو معاشرہ میں ہوتی ہے اس کو حکومت سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جو اس کا حاکم ہوتا ہے اس کو ولی امر مسلمین کہتے ہیں۔

ولایت فقیہ ایک ایسا موضوع ہے جس پر بہت کم لوگوں نے لکھا ہے جس کے باعث ہماری قوم وملت کے افراد اس کی اہمیت وضرورت سے بے خبر ہیں۔ اگر اس موضوع کی آشنائی کے لیے کچھ تحریر کیا جاتا ہے تو نافہموں کی طرف سے یہ صدائیں اٹھتی ہیں کہ یہ تو ایک نیا دین پیش کر رہے ہیں ۔ یہ نافہم عوام کا عجیب احمقانہ رویّہ ہے۔گولر کے کیڑے اور کنویں کے مینڈھک کے مانند زندگی بسر کرنے والے ایسے کم فہم افراد کی آشنائی کے لیے مفہوم ولایت فقیہ کو واضح کرنے کی حتی المقدور کوشش کی ہے تاکہ وہ اس دائرے سے باہر ہوں اور یہ معلوم ہو جائے کہ ولایت فقیہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔

اسلام میں مفہوم ولایت کے بہت سے موارد ہیں۔قرآن اور احادیث میں ولایت کا لفظ کثرت سے استعمال کیا گیا ہے ۔ولایت کے مشتقات ولی، اولیاء،والی، موالی، تولّی وغیرہ ہیں جو حاکمیت اور سرپرستی کے معنی میں ہیں البتہ اس کے دوسرے معنی دوستی اور نصرت کے بھی ہیں۔ [۱]

ولایت میں تین چیزوں کا ہونا نہایت اہم ہے۔

۱) ولی حاکم

۲) المُتولّیٰ علیہ (جس پر حکم لگایا جائے)

۳) امر (حکم) ان تینوں معنوں میں سب سے اہم معنی امر کا ہے جس پر ولایت کی بنیاد ہے جتنا امر کا دامن وسیع ہوگا اتنا ہی ولایت کا مفہوم واضح اور روشن ہوگا۔

علماء نے ولایت کو مختلف قسموں میں تقسیم کیا ہے

۱) ولایت تکوینی: کسی کام کے انجام دینے کی قدرت کو ولایت تکوینی کہتے ہیں۔

۲) والیت تشریعی : کسی کام کے انجام دینے کے حکم کو ولایت تشریعی کہتے ہیں۔

۳) ولایت اصلی: اس سے مراد خدا کی ولایت ہے یعنی اصلی ولی خدا ہے۔
۴) ولایت فرعی: ان لوگوں کی ولایت جنھیں خدا کی طرف سے یہ عہدہ عطا ہوتا ہے جیسے انبیاء اور ائمہ معصومینؑ اور ولی فقیہ کی ولایت۔اس کا یہ قاعدہ ہے کہ ولایت فرعی ولایت اصلی کی تابع ہوتی ہے یعنی خداوند کی اجازت کے بغیر ولایت فرعی کا کوئی مفہوم باقی ہی نہیں رہتا ہے۔
۵) ولایت عام: یہ ولایت فقط خدائے متعال کی ذات سے مخصوص ہے جسے ولایت حقیقی بھی کہا جاتا ہے۔یہ ولایت غیر از خدا کسی اور کو حاصل نہیں ہوسکتی اور اس کی نفی متعدد مقامات پر ہوئی ہے۔قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ "الم تعلم انّ اللّٰہ لہ ملک السمٰوٰت والارض وما لکم من دون اللّٰہ من وّلی ولا نصیر" ۲؎ یعنی کیا تم نہیں جانتے کہ زمین وآسمان کی سلطنت بیشک خدا کے لیے ہے اور خدا کے علاوہ تمہارا نہ کوئی ولی ہے اور نہ کوئی مددگار۔

اسی طرح اس آیت کو بھی پیش نظر رکھیں کہ " لو شاء اللّٰہ لجعلھم اُمّۃ وّاحدۃ ولکن یدخل من یشاء فی رحمتہ والظّالمون ما لھم من وّلی وّ لا نصیر "۳؎ یعنی اگر خدا چاہتا تو ان سب کو ایک ہی گروہ بنا دیتا مگر وہ تو جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور ظالموں کا نہ کوئی ولی ہے اور نہ کوئی مددگار ہے۔
٦) ولایت خاص: یہ ولایت بہ اذن خدا خاص بندوں کو حاصل ہوتی ہے ۔اس کی دو قسمیں ہیں۔
۱۔مثبت، ۲۔منفی
ولایت مثبت کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔جس کا ذکر یہاں کیا جا رہا ہے۔
۱)ولاء محبت یا قرابت: اس کے لیے قرآن مجید میں ارشاد ہوا "قل لا اسئلکم علیہ اجراً الّا المودّۃ فی القربیٰ " ۴؎
۲) ولایت پیشوائی اور امامت : اس سلسلے میں خداوند نے فرمایا کہ "ما اٰتکم الرّسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا" ۵؎ یعنی جو تمہیں رسولؐ دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اسے چھوڑ دیا کرو۔
۳) ولایت و قیادت: ارشاد خداوندی ہے کہ " اطیعو االلّٰہ و اطیعوالرّسول و اولی الامر منکم" ٦؎ یعنی خدا کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی، اور جو تم میں صاحبان امر ہوں ان کی اطاعت کرو۔اسی طرح اس آیت پر نظر کریں کہ " فلا و ربّک لا یومنون حتّیٰ یحکّموک فیما شجر بینھم ثمّ لا یجدوا فی انفسھم حرجاً ممّا قضیت و یسلّموا تسلیما " ۷؎

۴) ولایت اخوت : خدا وند عالم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ " انّما المومنون اِخوۃ" ۸؎ یعنی مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

اسی طرح یہ بھی ارشاد ہوا کہ " والمومنون والمومنات بعضھم اولیاء بعض یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر" ۹؎۔ ایماندار مرد اور عورتیں ان میں بعض کے بعض رفیق ہیں۔ لوگوں کو اچھے کام کا حکم دیتے ہیں اور برے کام سے روکتے ہیں۔

ولایت منفی: ایسی ولایت و حاکمیت جسے قبول کرنے کے لیے منع کیا گیا ہے۔

۱) دشمنان خدا کی ولایت : اس سلسلے میں ارشاد خدا وندی ہے کہ "یا ایّھا الّذین آمنوا لا تتّخذوا عدوّی و عدوّکم اولیاء" ۱۰؎۔ اے ایماندارو اگر میری راہ میں تم جہاد کرتے اور میری خوشنودی کی تمنّا میں نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

۲) شیطان کی ولایت:" ومن یتّخذ الشیطن ولیّاً من دون اللّٰہ فقد خسر خسراناً مبیناً" ۱۱؎۔ یعنی جس نے خدا کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا سرپرست بنایا تو اس نے کھلّم کھلّا سخت گھاٹا اٹھایا۔

۳) نصاریٰ اور یہود کی ولایت:"یا ایّھا الّذین آمنوا لا تتّخذوا الیھود والنّصاریٰ اولیاءَ" ۱۲؎۔ اے ایماندارو! یہودیوں اور نصرانیوں کو اپنا سرپرست نہ بناؤ۔

۴) طاغوت کی ولایت: "والّذین کفروا اولیائھم الطّاغوت" ۱۳؎۔ یعنی جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے سرپرست طاغوت و سرکش ہیں۔

مذکورہ آیات سے یہ واضح ہوا کہ ایک ولی ہونا چاہیے جو حکومت و سلطنت کے نظام کو صحیح طریقے سے چلائے۔ اس لیے ہمارا عملی فریضہ ہے کہ ہم اس کی شناخت کریں کہ ہم شیطان کی ولایت سے منہمک ہیں یا ان کی ولایت سے، جو خدا کے خاص بندے ہیں۔

اس کے علاوہ اور بہت سی آیتیں ہیں جو انسان کو اس بات سے باخبر کرتی ہے کہ اس کا طریق زندگی حق کے تابع ہونا چاہیے، ہویٰ وہوس کے تابع نہیں ہونا چاہیے۔ اسے عقل سلیم کا حکم ماننا چاہیے نہ کہ نفسانی خواہشات کا۔ "فما ذا بعد الحقّ الّا الضّلال" ۱۴؎

ولایت کا مسئلہ ایک خاص مسئلہ ہے جس سے کوئی بھی معاشرہ کسی بھی حالت میں بے نیاز نہیں ہوسکتا۔ یقیناً ہر معاشرے کو ایک حکومت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک عام آدمی بھی اپنی معمولی سمجھ بوجھ کے ساتھ معاشرہ کی اس ضرورت کو اچھی طرح درک کرتا اور سمجھتا ہے۔ انسان کی اجتماعی

زندگی کو ہمیشہ ایک سرپرست اور منتظم طاقت کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے ولایت کا مسئلہ مسلّمہ فطری مسائل میں سے ایک ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اپنی زندگی میں اسلامی معاشرے کے خود سرپرست و سربراہ تھے اور مسلمانوں کی زندگی کے تمام شعبوں کے لیے آپ منتظم اور سرپرست رہے تھے۔دوسرے شعبوں میں آپ گورنروں کو مقرر فرماتے۔مقدمات کے تصفیے کے لیے قاضیوں کو متعین فرماتے۔ بیت المال کے لیے رقوم جمع کرنے کا کام منتخب عمّال کے سپرد فرماتے۔ جنگ کے امور انجام دینے کے لیے امراء کا انتخاب فرماتے۔حتیٰ کہ جب رسولؐ کسی جنگ میں شرکت کے لیے مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے جاتے تو اپنی جگہ ولایت و سرپرستی کے لیے کسی دوسرے کو جانشین بنا جاتے۔یہ وہ باتیں ہیں جو تاریخی حیثیت سے پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہیں۔

رسول اکرم ﷺ کے اس طرز عمل کے بعد کس طرح ولایت کے مسئلے کا انکار کیا جا سکتا ہے؟ نص قرآنی کے مطابق اور خود رسول اکرم ﷺ کے ارشادات و معتقدات کے مطابق اسلام عالمگیر دین اور مکمل نظام حیات ہے۔اور یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔مسئلہ ولایت ایک شرعی مسئلہ ہے اور یہ دوسرے سارے شرعی اور دینی مسائل کی طرح اسلامی معاشرہ میں ہمیشہ زندہ رہے گا ۔ رسول اکرم ﷺ نے امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو ولایت کے لیے منتخب فرمایا تھا اور حضرت علیؑ کے بعد آپ کی اولاد کرام میں سے گیارہ امامؑ معصوم، ایک کے بعد دوسرے اس مقام پر فائز ہوتے رہے۔

معنائے فقہ وفقیہ: فقہ کے مختلف معنی ہیں۔

۱)فقط سمجھنا۔

۲)اسلامی احکامات کی معلومات۔

۳)ظاہری علم کے ذریعہ باطنی علم تک پہنچنا۔

فقیہ: اس شخص کو کہتے ہیں جو احکام شریعہ کو اسلامی مدارک سے اخذ کر چکا ہو ۔یعنی فقہ کے تمام احکامات پر مکمل دسترس ہو ۔ولی فقیہ کو عبادات و معاملات یعنی عبادی ،سیاسی ، معاشرتی ، اقتصادی، انفرادی اور اجتماعی تمام مسائل میں مجتہد ہونا چاہیے۔فقیہ کا لفظ اتنا اہم ہے کہ ہرکس و ناکس کو اس لفظ سے یاد نہیں کیا جا سکتا بلکہ جو مجتہد ہو اسی کو فقیہ کہا جاتا ہے۔

افسوس تو اسی بات کا ہے کہ برّ صغیر کے اکثر لوگ عقیدت کی بناپر ہر سر پر عمامہ رکھنے والے کو مجتہد اور آیت اللہ کے لفظ سے یاد کرتے ہیں ۔اگر اس عہد حاضر میں برّ صغیر کے گوشے گوشے میں جا کر معلومات حاصل کی جائے تو برّ صغیر میں کوئی بھی صاحب عمامہ عالم دین اصطلاحی اعتبار سے مجتہد و آیت اللہ نہیں ملے گا جس کی تقلید کی جا سکے۔

فقیہ وہ شخص ہوتا ہے جو زمانہ غیبت میں امام عصرعج کی نیابت کرتا ہے ۔ خدا اور مخلوق خدا کے نزدیک اس کا زہد و تقویٰ روشن ہوتا ہے۔ وہ ادلّہ اربعہ کے ذریعہ اسلامی احکام کو استنباط کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے ۔ ایسے فقیہ کو معاشرے کی قیادت کرنے کا حق حاصل ہے۔ ان تمام جہتوں میں سب سے بہتر فقیہ کو ہم ''ولی فقیہ'' کہتے ہیں ۔ولی فقیہ اسلامی حکومت کا رہبر اور ہادی ہوتا ہے اس لیے کہ ولی کا لوگوں سے رابطہ غیبت امام علیہ السلام میں ایک باپ اور بیٹے جیسا ہے۔جس طرح باپ بیٹے کی ترقی چاہتا ہے اور سعادت اور نیک بختی کے علاوہ اس کا دوسرا کوئی مقصد نہیں ہوتا اسی طرح ولی فقیہ بھی مسلمانوں کی سعادت و خوش بختی کا ضامن ہوتا ہے۔وہ اسلامی معاشرہ کی سرپرستی کرتا ہے اور معاشرے کی اصلاح کے لیے اورلوگوں کو بلند و بالا مقصد تک پہنچانے کے ہر ممکن کوشش کرنے کے علاوہ کوئی دوسرا مقصد نہیں ہوتا۔

یقیناً اسلامی نظام حکومت کا دارومدار فقیہ پر ہے اس سلسلے میں امام خمینیؒ فرماتے ہیں :

> ''آپ لوگ ان افراد کی باتوں پر جو اسلام کے کے مخالف راستے پر چل رہے ہیں اور خود کو روشن خیال سمجھتے ہیں اور ولایت فقیہ کو قبول کرنا نہیں چاہتے ، توجہ نہ دیجیے ۔ اگر فقیہ نہ ہو ؛ولایت فقیہ نہ ہو تو طاغوت ہے ، اگر حکم خدا سے نہ ہو۔اگر صدر کو فقیہ منصوب نہ کرے تو وہ جائز نہیں ہے اور جب جائز نہیں ہے تو طاغوت ہے۔ اس کی اطاعت طاغوت کی اطاعت ہے، اس کے دائرہ میں داخل ہونے کا مطلب طاغوتی دائرہ میں داخل ہونا ہے۔ طاغوت کا اس وقت خاتمہ ہوتا ہے جب حکم خدا سے کسی کو نصب کیا جائے،آپ ان چار لوگوں سے مت ڈریئے جو نہیں سمجھتے کہ اسلام کیا ہے ،فقیہ کیا ہے، ولایت فقیہ کیا ہے ۔وہ سمجھتے ہیں کہ یہ معاشرہ کے لیے ایک عظیم مصیبت ہے۔ یہ اسلام کو ایک عظیم مصیبت سمجھتے ہیں، نہ کہ ولایت فقیہ کو۔ولایت فقیہ مصیبت نہیں ہے بلکہ وہ اسلام کے تابع ہے۔'' [۱۵]

آج کی دنیا میں مختلف سماجی نظریات کی حکومت ہے۔ اگر اس ماحول میں ہم لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دیتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ دوسروں کی طرح ہم بھی اسلام کے سماجی نظریات کا تفصیلی تعارف دنیا والوں کے سامنے پیش کر دیں۔آج صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ ہم لوگوں کو مبہم انداز میں اسلام، قرآن احکام الٰہی ،قانون اسلامی ،اسلامی نظام حکومت اور اسلامی سماجی نظام کی دعوت دیتے رہیں۔لوگوں کو ان اسلامی مسائل کی طرف دعوت دینا اس وقت تک قطعی مفید اور کارآمد ثابت نہ ہوگا جب تک کہ لوگوں کے سامنے ان تعلیمات کی مکمل اور مدلّل تفصیل نہ پیش کر دی جائے۔اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ عالم بشریت کے پاس اس وقت جتنے نظریات موجود ہیں ،اسلامی نظریات ان سب سے زیادہ بہتر اور افضل ہیں۔

منابع و مآخذ:

۱)لسان العرب ،ج/۱۵: ابن منظور الافریقی المصری،ص۴۰۶، دار صادر بیروت

۲)سورۂ بقرہ، آیت ۱۰۷

۳)سورۂ شوریٰ، آیت ۸

۴)سورۂ شوریٰ، آیت ۲۳

۵)سورۂ حشرات، آیت ۷

۶)سورۂ نساء، آیت ۵۹

۷)سورہ نساء ،آیت ۶۵

۸)سورۂ حجرات، آیت ۱۰

۹)سورۂ توبہ، آیت ۷۱

۱۰)سورۂ ممتحنہ، آیت ۱

۱۱)سورۂ نساء، آیت ۱۱۹

۱۲)سورۂ مائدہ، آیت ۵۱

۱۳)سورۂ بقرہ،آیت ۲۵۷

۱۴) سورۂ یونس، آیت ۳۲

۱۵) صحیفہ امام ،ج/۱۰،ص ۳۲۳۔مشمولہ ’’اسلامی حکومت اور ولایت فقیہ امام خمینی کی روشنی میں‘‘ ۔مترجم سلیم علوی

☆